# خاندان اجتہاد

امتیاز الشعراء مولانا سید محمد جعفر قدسیؔ جائسی مرحوم مصنف کتب متعددہ ومترجم بحار الانوار و معارف الملۃ وغیرہ

لکھنؤ اے جلوہ گاہِ آفتابِ اجتہاد　　سایہ افگن تجھ پہ تھا اک دن سحابِ اجتہاد
تھا مکیں تجھ میں وہ فردِ انتخابِ اجتہاد　　وا کیا ہندوستاں میں جس نے بابِ اجتہاد
ناشر الاسلام کہف المسلمیں سردارِ دیں
غیثِ مدرارِ علومِ اوّلین و آخریں

حامی الملہ ،ملاذ الخلق ،کہف الاذکیا　　ماحی البدعہ ،سراج الارتقا،غوث الوریٰ
محیی السُّنۃ ظہیر الشّرع شمس الاعتلا　　آیۃ الرّحمہ ،کتاب الفضل تفسیر الہدیٰ
حجۃ الاسلام ،رکن الدیں ،ضیاء النّیّرین
قبلۃ الحق ،کعبۃ الایماں وجیہ السّاتین

اے کمالات انتساب،اے حضرتِ غفرانمآبؒ(۱)　　اے دلیلِ حق نما،اے مقتدائے شیخ وشاب
اے فروغِ بزمِ دیں اے ہادئ راہِ صواب　　اے فلک درگاہ ،اے قائم مقامِ بوتراب
تیرے خامہ سے ہوئی تصویر ایماں کی جلا
مرتبہ خونِ شہیداں کا سیاہی کو ملا

انبیاء کا تو ہے وارث ،اولیا کا ہم وقار　　اتقیا کا سر گروہ اور اصفیا کا تاجدار
خضر اصحاب یمیں ،جنت مکاں ،قدسی شعار　　ذیشرف،ذی مرتبت،ذی منزلت،ذی اقتدار
فخر آبا ،نازش قوم ،افتخار اجداد کا
وجہ صد عزّ و شرف جائس نصیر آباد کا

میر نجم(۲) الدیں بہارِ بوستانِ سبزوار　　تیرے اجدادِ مکرم میں ہیں اے والا تبار
غزنوی فرماں رواؤں میں ہے انکا بھی شمار　　تھا جو سر میں نصرتِ مسعودِ(۳) غازی کا خمار
ہند میں آکر مسخّر کر لیا وڈّیا نگر
نام رکھا جائے عیش اسکے مناظر دیکھ کر

رفتہ رفتہ نام جائے عیش کا ،جائس ہوا  لطفِ حق اس سرزمینِ پاک پر ہوتا رہا
ذرہ ذرہ کیمیا ساز کمال و فضل تھا  گر خذف بھی مل گیا اُنمیں زر خالص بنا
تجھ سے منظور خدا کا جب ہو جائس نانیھال
کیوں نہ پہنچے تابہ ہفت اقلیم پھر صیت کمال
اپنی حالت کو ہر ایک ذرّہ بدلتا ہی رہا  فضلِ حق سے فضل کے سانچہ میں ڈھلتا ہی رہا
آفتاب علم بن بن کر نکلتا ہی رہا  رشک سے دل نیّر اعظم کا جلتا ہی رہا
معرفت افروز ہے ،عرفاں مآبوں کی ضیا
دل فروز خلق ہے ان آفتابوں کی ضیا
حامل بار شریعت خلق میں وہ ماں ہوئی  جسکی چشم لطف تیری تربیت ساماں ہوئی
جسکی جوئے شیر ،رشک چشمۂ حیواں ہوئی  گود جسکی ہمکنار رحمت یزداں ہوئی
اس صدف کا تو گہر ہے جس سے جائس کو شرف
پاک جیسا بطن ،پاکیزہ ہے ویسا ہی خلف
گیارہ سو چھاسٹھ سن ہجری میں پیدائش تیری  طالع ظلمت سرائے ہند کو چمکا گئی
تیرے مولد سے اک ایسی روشنی ساطع ہوئی  جگمگا اُٹھی زمیں جس سے نصیر آباد کی
انجمن افروز عالم تو شب جمعہ ہوا
چھاؤں میں تاروں کی بزم آرا ہوا شمس الضحیٰ
جوہر ذاتی ترا خود عزت افزا ہے ترا  جس پہ رشک اہل شرف کو ہو وہ رتبہ ہے ترا
منتخب سارے زمانے میں گھرانا ہے ترا  حیدر صفدر کا پوتا جدّ اعلیٰ ہے ترا
حضرت خیر النساء کی آنکھ کا تارا ہے تو
مرتضیٰ کا لخت دل ،اللہ کا پیارا ہے تو
ایک سے ہے ایک نام آور تری اولاد میں  فرد ہر اک فضل و مجد و علم و استعداد میں
میر مجلس لطف رب سے مجلس ارشاد میں  صدر محفل فضل حق سے محفل زہّاد میں
آ گیا کوئی حضانتہ[۴] میں امام عصر کی
کوئی بتلایا گیا من جانب اللہ جنتی[۵]

کعبۂ دیں ،رکن ملت حضرت رضواں مآب حجۃ الاسلام سید مہدی(۶) عرفاں مآب
آسمان مکرمت سید حسین(۷) احساں مآب مولوی بندہ(۸) حسین ذیشرف ایقاں مآب
سر کسی ذیجاہ کا شایاں برائے تاج(۹) علم
تھا کوئی صدر الشریعت ہادی(۱۰) منہاج علم

فاضل علّام سید مرتضیٰ(۱۱) سید تقی(۱۲) میر(۱۳) آغا آفتاب اوج عزو برتری
شمع بزم اصفیاء پرہیز گار و متقی سید ابراہیم(۱۴) گلچین ریاض احمدی
بحر علم و فضل علّن(۱۵) صاحب کوثر نوال
کنز حلم و عقل بچھّن(۱۶) صاحب بوذر خصال

مایہ دار شرع مُنّن(۱۷) صاحب عالی وقار قبلۂ اہل یقیں سید نقی(۱۸) ذی اقتدار
شمس علم وکہف دیں ابن(۱۹) حسن قدسی شعار وہ سمی(۲۰) حجت عاشر سلف کی یادگار
وقف دل سے اہل عالم کی ہدایت کے لئے
ہادی راہ صواب افراد امت کے لئے

بزم آرا اے جہاں تو صرف انہتّر سال تھا پھر بھی محکم کر گیا دین پیمبرؐ کی بنا
تیرے علم عقلی و نقلی کا اندازہ ہو گیا قریہ قریہ شہر شہر اس دھن میں سرگرداں رہا
کربلا وکاظمین و سامرہ ،طوس و نجف
مدرسہ تیرا ہے ان میں سے ہر اک بیت الشرف

وہ علی الاعلان دورادور صہبائے حجاز شیعیان ہند کی پہلی جماعت کی نماز
جس سے عہد آصف الدولہ کو ہے خاص امتیاز کارنامہ تیری رندیّت کا ہے اے پاکباز
بارہ سو ۱۲۰۰ھ ہجری رجب کی تیرہویں جمعہ کا دن
تیری وہ سر مستیاں تیرا وہ جوش انگیز سن

بارہ سو پینتیس ہجری کا مہینہ ساتواں کر چکا جب ختم دن اٹھارہواں سویا جہاں
خلق میں انیسویں شب آئی با آہ و فغاں لے گئی تجھ کو جگا کر سوئے گلزار جناں
پھٹ پڑا کوہ الم ،سر پر اک آفت آگئی
لکھنؤ کیا ہند میں صبح قیامت آگئی

اے مرے غفراں مآب، اے میرے دلدار علی    والہ و شیدائے احمد عاشق زار علی
خامہ ٔ شمشیر جو ہر سے مدد گار علی    نوک خامہ تھی دم تیغ شرر بار علی
دین کی تجدید کی، اسلام کی تائید کی
اے جزاک اللہ کیا ترویج کی توحید کی

تیرا جلوہ ڈھونڈتی تھی ہند کی تیرہ فضا    ہند کا تاریک مطلع تو نے روشن کردیا
تونے فرمائی حسینی انجمن آراستہ    تو ہوا بانی عزائے سید مظلومؑ کا
بن گیا تو خود شہید کربلا کا سوگوار
اہل ایماں کو رلایا صورت ابر بہار

روشن اس عالم میں کی شمع عزا صد مرحبا    جب حسینی کارنامہ تھا جہاں بھولا ہوا
کربلا کا واقعہ اک قصہ ٔ پارینہ تھا    لوگ اسرار شہادت سے بھی تھے ناآشنا
تونے سمجھی قدر خون ناحق معصوم کی
تونے ترویج عزائے سید مظلومؑ کی

فدیہ حق، سبط پیغمبرؐ حسینؑ ابن علیؑ    از سر نو جسنے بخشی دین حق کو زندگی
ہند والوں کی نظر میں اسکی وقعت کچھ نہ تھی    معرفت کی شمع تونے انجمن افروز کی
تونے سمجھے ماتم سلطانِ دیں کے فائدے
پائے مضمر اسمیں ارباب یقیں کے فائدے

سب کو شیدائے امام انس وجاں فرما دیا    ملک دل میں سکّہ ٔ عرفاں رواں فرما دیا
مدتوں سے جو نہاں تھا وہ عیاں فرما دیا    راز مخصوص بقائے دیں بیاں فرما دیا
طاعت حق سمجھی لوگوں نے اطاعت شاہ کی
یاد فرزند پیمبرؐ ٹھہری یاد اللہ کی

تونے اپنے جانشین سے بہر ترویج عزا    کی وصیت اے عزادار شہید کربلا
اس وصیت میں کچھ ایسا زور تھا تاکید کا    جانشینوں میں ترے جاری ہے اسکا سلسلہ
تیری سعی بارآور مستحق داد ہے
سب کے لب پر نام شہ کا، دل میں شہ کی یاد ہے

صاحب شان بلند و رتبہ ٔ والا حسینؑ زینت عرش بریں و عالم بالا حسینؑ
مصطفیؐ اور مرتضیؑ کا گیسوؤں والا حسینؑ سیدہؑ سی فاقہ کش کی گود کا پالا حسینؑ

موت سے بد تر ہے جینا کچھ اگر حاصل نہیں
الفت شبیرؑ جس دل میں نہیں وہ دل نہیں

تجھ کوتھی اک خاص ارادت حضرت شبیرؑ سے کشتۂ تیر و سناں و نیزہ و شمشیر سے
سید خونیں کفن سے،سرور دلگیر سے فاطمہؑ زہرا کے ماہ کامل التنویر سے

آیت عشق حسینی ہے ،حسینیہ ترا
مرکز جذب حقیقی ہے حسینیہ ترا

اس حسینیہ کا رتبہ ہو نہیں سکتا بیاں کربلائے ہند ہے یہ خطّہ ٔ جنت نشاں
بعد مردن مل گئی دو گز زمیں جسکو یہاں فی الحقیقت پا گیا گویا وہ عمر جاوداں

اسکے دامن میں نہاں وہ گوہر شہوار ہیں
جنکے دل زیر زمیں بھی مطلع انوار ہیں

گو ہے آغوش حسینیہ میں تو رونق فزا دل شکستہ پھر بھی ہے یہ تیرے غم کا مبتلا
دل بہت مشتاق ہے تیری نگاہ لطف کا گو یہ بے حسن تھا مگر پھر بھی کلیجہ پھٹ گیا

ٹوٹی دیواریں شکستہ در ہیں اک تصویر غم
بے ترے یہ حال اسکا ہو گیا تیری قسم

چادر گل قبر اطہر پر چڑھاتا ہوں حضور گل بھی وہ گل جن کے جلووں سے خجل رخسار حور
خون دل پانی ہوا جب تو ہوا ان کا ظہور جتنے گل ہیں اتنے دل ہیں دل وہ ساطع جن سے نور

لالہ زار فکر کے جلوے ہیں یا روشن چراغ
جلوہ زار نظم کے غنچے ہیں یا پھولوں کا باغ

آستاں بوسی کی حسرت کھینچ لائی ہے مجھے جنبش جذب عقیدت کھینچ لائی ہے مجھے
جوشش خون ارادت کھینچ لائی ہے مجھے لکھنؤ تک کوئی قوت کھینچ لائی ہے مجھے

کہہ خدا سے دن پھریں جائس نصیرآباد کے
اب تو پانی پھر رہا ہے نام پر اجداد کے

تیری مسجد اور حسینیہ نصیر آباد میں　　اب زبان حال سے ہیں رات دن فریاد میں
کیا کوئی ایسا نہیں ہے قوم کی افراد میں　　کچھ سہارا دے جو اُن دونوں کو اس افتاد میں
احتیاج ان کو فقط ہے اک نگاہ مہر کی
رخنہ بندی ہو تو پھر کیسی شکستہ خاطری

کر دیا تونے لوجہ اللہ اثبات صلوٰۃ　　مسجد و محراب و منبر تیرے آیات صلوٰۃ
یاد کرتے ہیں تجھے یہ سب مقامات صلوٰۃ　　ڈھونڈھ کر تجھ کو چلے جاتے ہیں اوقات صلوٰۃ
دلنشیں اب تک تری تسبیح کے انداز ہیں
مسجد و محراب و منبر گوش بر آواز ہیں

ہیں یہ سب مشتاق اسی آواز خوش انداز کے　　بند کس پردے میں ہیں نغمے تری آواز کے
کیوں نہیں کھلتے ہیں پردے ساز ایماں ساز کے　　محو ہی رکھیں گے کیا جلوے نیاز وناز کے
اک نظر کر تو سہی اس انجمن کے رنگ پر
دیکھ تو ہر شمع کی ہے ضوفشاں کس ڈھنگ پر

قابل عبرت ہیں رنگا رنگ بزم آرائیاں　　دل سے لب تک آ کے رہ جاتا ہے انداز فغاں
کہہ دے جو یہ واقعہ لاؤں کہاں سے وہ زباں　　مجھ سے کہتے بن نہیں پڑتی یہ غم کی داستاں
کی نہ تیری قدر کچھ بھی قوم کے افراد نے
ایک دن بھی انکو چونکایا نہ تیری یاد نے

کیا ابھی تک قوم ناواقف ہے تیری شان سے　　دیں کی خدمت تونے کی ہے بیشتر امکان سے
غیر ممکن ہے سبکدوشی ترے احسان سے　　مجھ سے گر پوچھے کوئی تو میں کہوں ایمان سے
تھا وہ اک روشنگر آئینہ دین مبیں
تھا وہ اک صورت طراز رسم و آئین مبیں

کام وہ اسنے کیا جس سے ہوئی دیں کی بقا　　آج اسی احقاق حق کا دل پہ سکّہ ہے جما
نام اسی نے ملت بیضا کا روشن کر دیا　　رات دن اس فکر میں اپنا لہو پانی کیا
طاقت الحاد اسکے جوش دل کی گھٹ گئی
شمع دیں کے نور سے بدعت کی ظلمت چھٹ گئی

سب کو اسنے بادۂ عرفاں کا متوالا کیا		ہے وہی پیر مغاں ساغر کشان ہند کا
جتنے ساقی ہیں پہونچتا ہے اسی تک سلسلہ		مے وہی ہے، گو ہے ہر ساقی کا میخانہ جدا
رند جتنے ہیں اسی کے نام کے ہیں جرعہ نوش
یاد کرتے ہیں اسی کو جب کبھی آتا ہے جوش

درحقیقت اک ملک وہ پیکر انساں میں تھا		دور ظلمانی میں تھا بدر الدجیٰ شمس الھدیٰ
ذات اسکی تھی عجب نعمت پئے خلق خدا		رات دم محو خیال حق، فنا فی الاتقا
جسکی ساری عمر قومی خدمتوں میں کٹ گئی
قوم کے نزدیک گویا ساعتوں میں کٹ گئی

مرنے والا ہم پہ احساں کرتے کرتے ماہ وسال		سو رہا تربت میں روشن کر کے آیات کمال
اک صدی گذری مگر گذرا نہ دل میں یہ خیال		کوئی اسکے نام کی ہو یادگار بے مثال
خلق بھی جانے کہ کوئی ہادی الاسلام تھا
قوم بھی سمجھے کہ کوئی واجب الاکرام تھا

علم کے طالب وظیفے پائیں اسکے نام سے		روز افزوں کیف مستوں کا ہو دور جام سے
تشنہ چھٹر ھنے میں بھی رکھیں کام اپنے کام سے		تشنگان شوق چھک جائیں مئے اسلام سے
پیروی اس خضر منزل کی اگر ہوتی رہے
میکدے کی راہ سب کی رہگذر ہوتی رہے

آج ان اقوام کا ہے زندہ قوموں میں شمار		متفق ہو کر کیا کرتے ہیں جو آغاز کار
یکدلی رکھتے ہیں جو انجام تک اپنا شعار		اپنے ہر ایک رہنما کا جو بڑھاتے ہیں وقار
بعد مدت کرتے ہیں صورت بقائے نام کی
آئینہ ہوتی ہے جس سے قوم کی روشندلی

اک ہماری قوم ہے، جسکی انوکھی ہر ادا		مختلف جسکی روش، مسلک زمانے سے جدا
ہند میں مضبوط کی، ایمان کی جس نے بنا		اس سے ایسی سست پیمانی کہ ہو خون وفا
آج اسکے کارناموں سے کوئی واقف نہیں
کوئی اسکی ذات حق آگاہ کا عارف نہیں

کس مپرسی کے شکنجے میں کتابیں ہیں وہ آہ ماند جنکے سامنے لوح بیاض مہر و ماہ
ہر خطا مسطر ہے گویا ایک دینی شاہراہ قوم اے قوم اسطرف بھی اک توجہ کی نگاہ
کیوں ہر اک تصنیف کو تقویم پارینہ سمجھ
ہو جو کچھ ذوق نظر حکمت کا گنجینہ سمجھ

بالعموم اس سے ابھی تک ہے زمانہ بے خبر آئینہ ہو جائیں اسکے واقعات عمر اگر
قدر کی نظروں سے دیکھے اسکو ہر فرد بشر کچھ نہ کچھ ہو دیکھنے والوں کے دل پر بھی اثر
تو اگر چاہے تو پھر یہ کام کیا دشوار ہے
تیری عالی ہمتی کی اک نظر درکار ہے

انہماک اس میں بہت علاّمہ ہندی[۲۱] کو ہے توبھی پی لے اک ذراسی یہ حیات افروز مے
محوتا ہو جائے تیرے دل سے بھی ہر ایک شئے نشہ میں اس مے کے سارے مرحلے ہو جائیں طے
دامن ساقی کو بھر دے درہم و دینار سے
دست ہمت کم نہ ٹھہرے ابر گوہر بار سے

آیۃ اللہ قدوۂ اہل صفا آقا[۲۲] حسن عالم دیں، فاضل کامل ، فقیہ مؤتمن
علم وفضل و زہد وتقویٰ جسکا مشہور زمن ہند کی دار الشریعت میں ہے شمع انجمن
یہ بھی کوشاں ہے کہ تصنیفات شایع ہوں کہیں
ہائے یہ انمول موتی بھی نہ ضایع ہوں کہیں

مولوی سید علی[۲۳] داور گل گلزار فضل گوہر دریائے عزت رونق بازار فضل
دین داور کا مبلغ کاشف اسرار فضل نیر برج شرف مہر تجلی بار فضل
کام کرتا ہے زباں و خامہ سے تبلیغ کا
مرحبا اس ہمت مردانہ پر صد مرحبا

عمدۃ الاخیار فخر دودماں کلب حسین[۲۴] مورد لطف و عطائے فاتح بدر وحنین
پست جس کے اوج ایمانی سے فرقدین جسکے دم سے مجلس ارشاد کی ہے زیب وزین
آفتاب ضوفشان دین ختم المرسلیں
آسمان علم و حلم و فضل و عرفان و یقیں

نصرت دین پیمبر میں مددگار حسینؑ　　ذاکر مظلویٔ شبیر غمخوار حسینؑ
فی الحقیقت جان ودل سے ہے پرستار حسینؑ　　یہ بھی ہے منجملہ اعوان و انصار حسینؑ
علم کے جلووں سے رشک آسماں اسکی زمیں
کوئی اسکا مثل ڈھونڈھے بھی نظر آتا نہیں
حجۃ الاسلام، کہف المسلمیں۔ سبط حسین(۲۵)　　خضر ملّت، شمع ایماں، رکن دیں سبط حسین
شمس عرفاں، پیشوائے عارفیں سبط حسین　　ساقیٔ سرچشمۂ عین الیقیں سبط حسین
رونق بزم شریعت آفتاب اجتہاد
روح اصلاح و صلاح وجان ارشاد ورشاد
انحصار اعلمیت ہے اسی کی ذات پر　　آپ اپنی مثل ہے یہ صاحب فضل و ہنر
علم وحکمت کا یہ ہے وہ آفتاب جلوہ گر　　تارے جسکے سامنے بے نور آتے ہیں نظر
بحر بے ساحل، علوم عقلی و نقلی میں طاق
شہرہ اسکے علم کا ہندوستاں سے تا عراق
اپنے اجداد گرامی کی طرح بے ارتیاب　　یہ بھی ہے روشن ضمیر و ہادی راہ صواب
اسکے استدلال سے بھی ہے مخالف لا جواب　　باب شہر علم سے یہ بھی ہوا ہے فیضیاب
کیوں نہ ہو اندازہ مشکل اسکی استعداد کا
فارغ التحصیل سترہویں برس یہ ہو گیا
ہیں مفید صاحبان علم افادات اسکے بھی　　مایہ ناز جہاں علم افادات اسکے بھی
موجب صد عزو شان علم افادات اسکے بھی　　کائنات آسمان علم افادات اسکے بھی
جلوہ گر الفاظ سے تنویر مہر و ماہ ہے
ہر تجلی رہبر منزل ہے خضر راہ ہے
منبع فضل و کرامت مجمع اوصاف ہے　　اسکا دامان شرف بھی صاف اور شفاف ہے
یہ وحید العصر ہے، یہ خاتم الاسلاف ہے　　یہ فرید الدہر ہے یہ قدوۃ الاخلاف ہے
واجب الاکرام ہے، شائستۂ تعریف ہے
بیشک اسکی ذات مستغنی عن التوصیف ہے

یہ وہ مہر مبین آسمان اجتہاد　　جسکی تنویروں سے روشن ہے جہان اجتہاد
یہ ہے وہ چشم جراغ خاندان اجتہاد　　جسنے روشن کر دیا نام و نشان اجتہاد
اسکے دم سے زیب و زین مسند غفراں مآبؒ
اسکی محفل ہے جواب محفل رضواں مآبؒ

جس پہ نازش ہے شرف کو وہ شرف والا یہ ہے　　فاضلین و کاملین دہر میں یکتا یہ ہے
احمدی اخلاق کا آئینہ سر تا یہ ہے　　مختصر یہ ہے کہ اچھوں سے بہت اچھا یہ ہے
کھول دیتا ہے بہ آسانی یہ عقدے علم کے
مشکلیں رہتی نہیں ہیں مشکلیں اسکے لئے

ہے جو فکر یادگار حضرت غفرانمآبؒ　　اسکا دل ہے سوگوار حضرت غفرانمآب
رنگ لائے لالہ زار حضرت غفرانمآبؒ　　عام ہو فیض بہار حضرت غفرانمآب
وہ کتابیں جلد شایع ہوں ہدایت کے لئے
جو بصیرت بخش ہیں اہل بصارت کے لئے

بس بس اے قدسیؔ زیادہ عرض حال اچھا نہیں　　جوش ہمت کا اثر تو نے ابھی دیکھا نہیں
قوم اپنے ذیشرف ہادی سے بے پروا نہیں　　آج اسکے قبضۂ قدرت میں آخر کیا نہیں
اتنی حاجت تھی کہ کوئی یاد دلوادے اسے
کام یہ پورا ہوا تیرے صلائے عام سے

# حواشی

(۱) مجدد الشریعت محیی الملت آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی نقوی غفران مآبؒ، (۲) فقیہ مؤتمن نواب نجم الملک علامہ سید نجم الدین سبزواری (فاتح جائس)، (۳) سید سالار مسعود غازی مدفون بہ بہرائچ، (۴) قبلہ وکعبہ سلطان العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد نقوی رضوان مآبؒ ابن حضرت غفران مآبؒ، (۵) آیۃ اللہ سید حسن نقوی مجتہد ابن حضرت غفران مآب، (۶) آیۃ اللہ سید مہدی نقوی مجتہد ابن حضرت غفران مآبؒ، (۷) قبلہ وکعبہ سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید حسین علیین مکان ابن حضرت غفرانمآبؒ، (۸) ملک العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید بندہ حسین نقوی مغفرت مآبؒ ابن حضرت رضوان مآبؒ، (۹) تاج العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ علامہ سید علی محمد نقوی طاب ثراہ ابن قبلہ وکعبہ سلطان العلماءؒ، (۱۰) صدر الشریعت عمدۃ العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد ہادی ابن

آیۃ اللہ سید مہدیؒ، (۱۱) خلاصۃ العلماء رئیس المجتہدین آیۃ اللہ العظمیٰ سید مرتضیٰ ابن قبلہ وکعبہ حضرت رضوان مآبؒ، (۱۲) افضل المجتہدین فخر المدرسین ممتاز العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد تقی نقوی جنت مآبؒ ابن قبلہ وکعبہ سید العلماءؒ علیین مکان، (۱۳) فقیہ اہلبیت عماد العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد مصطفی ''میر آغا صاحب'' علیین مآبؒ ابن عمدۃ العلماء صدر الشریعتؒ، (۱۴) سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد ابراہیم نقوی فردوس مکانؒ ابن جنت مآبؒ، (۱۵) بحر العلوم آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد حسین نقوی ابن ملک العلماء مغفرت مآبؒ، (۱۶) ملاذ العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالحسن نقوی ابن ملک العلماء مغفرت مآبؒ، (۱۷) ممتاز العلماء آیۃ اللہ سید ابوالحسن نقوی مجتہد ابن سید العلماء فردوس مکانؒ، (۱۸) زبدۃ العلماء معین المومنین آیۃ اللہ سید علی نقی نقوی مجتہد ابن قبلہ وکعبہ سید العلماء علیین مکانؒ، (۱۹) کہف العلماء آیۃ اللہ سید ابن حسن نقوی مجتہد ابن میر حسن رضا، (۲۰) سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ علامہ سید علی نقی نقوی ابن ممتاز العلماء سید ابوالحسن صاحب مجتہد، (۲۱) حکیم الامت علامۂ ہندی آیۃ اللہ العظمیٰ سید احمد نقوی ابن سید العلماء فردوس مکانؒ، (۲۲) قدوۃ العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید کلب صادق نقوی المعروف بہ مولانا سید آقا حسن (بانی آل انڈیا شیعہ کانفرنس) ابن مولانا سید کلب عابد نقوی جائسی، (۲۳) لسان الواعظین ابوالبلاغہ مولانا سید علی داور (مدیر ماہنامہ ''مبلّغ'') ابن مولانا سید علی اکبر ابن سلطان العلماء، (۲۴) ذاکر شام غریباں عمدۃ العلماء آیۃ اللہ سید کلب حسین نقوی ابن قدوۃ العلماءؒ، (۲۵) اعلم العلماء سید الحکماء آیۃ اللہ العظمیٰ سید سبط حسین نقوی ابن مولانا سید رمضان علی نقوی جائسی۔

**نوٹ:** ۱۹؍رجب المرجب ۱۳۳۶ھ کو حسینیۂ غفران مآبؒ لکھنؤ میں حضرت غفران مآبؒ کی صد سالہ یادگار کی عظیم الشان مجلس

**بقیہ......جنت مآبؒ......................**

اس وقت تک وہ وقف بھی نہیں ہوا تھا۔

بعد میں ورثہ جناب جنت مآب طاب ثراہ نے جواز روئے وصیت نامہ اس تمام جائداد کے خصوصی مالکین تھے۔ جب املاک کو آپس میں تقسیم کیا تو امام باڑہ کے متعلق سب نے متفقہ طور پر یہ مناسب سمجھا کہ یہ کسی کی ملک خاص نہ ہو بلکہ تمام اولادِ جناب جنت مآبؒ کے لئے وقف کر دیا جائے چنانچہ اس ذیل میں ایک نقشۂ تقسیم باہمی مرتب ہوا جس پر تمام ورثہ کے دستخط اور مہریں ہیں اس نقشہ میں امامباڑہ دکھایا گیا ہے اور اسکے باہر کے دالان کے چوہدی کے اندر جناب سید العلماء سید ابراہیم صاحب قبلہ کے قلم سے لکھی ہوئی یہ لفظیں ہیں

''امامباڑہ وقف خاص براولادو ازواج واصہار و ازواج اولاد''

یہ امام باڑہ بحمد اللہ اب تک قائم وبرقرار ہے لیکن اسکی عمارت امتداد ایام سے طلبگار تجدید ہے۔ ❁❁❁ 